اسی خواہش میں ہے اگل دیدم بجو دنفس میں تھے ۔ کہ ہم بھی بھیجیں کچھ پیغام گر یک صبا ٹھہرے
مبادا حیلہ گر وہ حرف کچھ رکھتے اسی پر بس ۔ کہو قاصد سے میرا حال سب اس کو سنا ٹھہرے
نہیں دیدار حاصل تشنۂ دیدار کو یارب ۔ شب ہجراں پھر اس کے حق میں کیوں ورد جزا ٹھہرے
زفریاد و نالہ ہیں بیزار ظاہر ہے ۔ گلا بیٹھے ہمارا جب تو کیا انکا گلہ ٹھہرے
طریق عشق کے سب لکوں کو میں دیکھا ہے ۔ گئے چل ابتدا میں کچھ تو پھر بے انتہا ٹھہرے
کروں توبہ و استغفار میں بھی شیخ جی لیکن ۔ کہو کیا ہو اسی جب تک پر لطف ہوا ٹھہرے
لگتا ہے تو دل حق سو حق میں بعد کعبہ ہو ۔ بھلا میری نظر میں کچھ بھی پہلے پارسا ٹھہرے
ادین خاک سر پر پھر نہ کیوں ایسے نصیبوں سے ۔ غبار دل ہی آن کے ہم کہ جنکی خاک پا ٹھہرے

بہت گردش میں سرگرداں رہے ہم عشق کیا کہئے
نہ پہنچے در تک اس مہ کے جو طالع نا رسا ٹھہرے

گنج قناعت میں بیقدر بے ریا ٹھہرے ۔ بقیں با شوکت و شان و شکوہ کبریا ٹھہرے
ں سے دل لگا کر جو گنہگار خدا ٹھہرے ۔ سزاوار ان کی نفریں کے جدا ٹھہرے جدا ٹھہرے
ں صبح و مسا ایسے کہو اے مدعا ٹھہرے ۔ تمہاری انتظاری میں تو ہم صبح و مسا ٹھہرے
اکویوں میں ان کے سر سر اہل دعا ٹھہرے ۔ وفا کی تھی جو ہم نے سو سزاوار جفا ٹھہرے
ں تک عی جاں کا دل جنگ آزما ٹھہرے ۔ میں حیراں ہوں کہ اس کا کچھ بھی آخر مدعا ٹھہرے
ے رنگ سے ہر چند تھے آتش بپا ٹھہرے ۔ بہت منت جو کی میں نے خفا ہو کر ذرا ٹھہرے
زبان زیر ہر دم مقدر تو مرتے ہیں ۔ ادا کوئی تمہاری جان من اپنی قضا ٹھہرے

ہے یہ زر ہاتھ میں گل کے یہ کیا طرفہ تماشا ہے　　کہ مرغانِ چمن سارے فقیرِ بانوا ٹھہرے
علاج اس کا نہ تم سے ہو طبیبو باز آؤ اب　　کہ دردِ داغ بہتر ہے اگر دل کی دوا ٹھہرے
نہیں معلوم کیونکر اب بنے ان سے ہماری آہ　　نہ ہوتے زود رنج اے کاش اگر دیر آشنا ٹھہرے

نظر بازی سے باز آؤ کہ یہ عشقِ مجازی ہے
مناسب دل لگی کو اور کوئی مشغلہ ٹھہرے

تعلق دل کا پوشیدہ جو با فقر و فنا ٹھہرے　　لباسِ ظاہری کی ہی عبا ٹھہرے قبا ٹھہرے
مکان ایک ایک کیسا خوشنما امید کا ٹھہرے　　اگر دل کی ہمارے سرزمیں کا زلزلہ ٹھہرے
کہاں پھر ناخنِ تدبیر کی زحمت سے بچ سکتے　　بھلے کو عقدِ دل کے اپنے سب مشکل کشا ٹھہرے
گرہ ان ابروؤں سے کھلنے کی امیدواری کیا　　کھلے دن رات اپنے ایسے ہی دستِ دعا ٹھہرے
کریں کیا کچھ نہیں چارہ بلائے آسمانی کا　　نہ ہو برسات رونے کی جو یوں غم کی گھٹا ٹھہرے
دلِ پر شور و سرگرداں ٹھہرتا ہی نہیں آخر　　کسی کے ہاتھ کا لٹو بنے یا جھنجھنا ٹھہرے

نہ غم ان کو اسیری کا نہ خواہش آب و دانہ کی
اسیرِ دام ان کے طائرِ قبلہ نما ٹھہرے

ہات میرا اس سیم تن کے تیغ آہن دیکھیے　　جس کے یکسر بنکے مقناطیس گردن دیکھیے
سیم تن کا بیٹھنا نخوت سے تن تن دیکھیے　　ضعف سے جاتی ڈھلی ہے میری گردن دیکھیے
آئینہ میں اپنی صورت یوں جو بن ٹھن دیکھیے　　ہو گئے عاشق اپنے ہو گئے میرے دشمن دیکھیے
دوستانِ ظاہری کا کیا کہوں میں اختلاط　　تیز تر آتش سے بھی یہ ربطِ دشمن دیکھیے

سارے دشمن دوست میرے بن گئے تو کیا ہوا　　دوست کا سایہ میں بھی اک کہتا ہوں تو دشمن دیکھیے
شیخ جی نے تو کیا خرقہ کو رہن جامِ مے　　تر نہیں ہوتا ہے مے سے اُن کا دامن دیکھیے

سالکو ہے دور راہِ عشق سے خوف و خطر
راہرو اس رہ کا اپنا آپ رہزن دیکھیے

دستِ رنگیں میں ہے مرگِ عدو کے سوسن دیکھیے　　آگ میں روئی ہے سالم اور روشن دیکھیے
لے گیا دل میرا اک طفلِ برہمن دیکھیے　　اُس کو اب تو ہیں سا سرگرمِ شیون دیکھیے
دیدنی کب ہے دلا بے یار گلشن دیکھیے　　بوئے گل کو اب اسیرِ دودِ گلخن دیکھیے
چہرہ تاباں کو اُس کے مے سے روشن دیکھیے　　آتشِ آتش کیلئے ہوتی ہے روغن دیکھیے
ساقیا قلقل سے مینا گرمِ شیون دیکھیے　　روبروئے گل کے ہے بلبل کیا توازن دیکھیے
نقدِ دل اور اشکِ گوہر رنگ کندن دیکھیے　　کیا ہی ساماں سے بنے ہیں ہم مہاجن دیکھیے
محتسب سے بڑھ کے ہیں ہوں شرب دشمن دیکھیے　　طوق میرا ہاتھ اور مینا کی گردن دیکھیے
خاک کی جا گھر وہاں پھولوں کا خرمن دیکھیے　　اب شہیدِ ناز کا تم چل کے مدفن دیکھیے
تیغِ جوہر دار کی حسرت میں شیون دیکھیے　　زخمِ دل کے لب پہ جاری وردِ جوشن دیکھیے

ضعف سے یاں ہی گریباں طوقِ گردن دیکھیے
پاؤں کی بیڑی وہاں بس دورِ دامن دیکھیے

رباعیات

اللہ رے معبود کسی کو اپنا — کیا ذات میں کیا صفت میں ساجھی رکھا
ہر شے کی زبان پر یہی ہے جاری — سُبحانَ رَبّیَ العَظیمِ الاَعلیٰ

قائل جو ہوا تیری خداوندی کا — ہے دعویٰ بجا اُس کو خردمندی کا
جو تیری خدائی پہ ہنسے ہے ناداں — غم کھانا پڑے گا اُسے خرسندی کا

رکھتا ہے گدا تیرا سرِ شاہی کا — بیخود کو ترے دماغ آگاہی کا
پر راہِ رضا کٹھن ہے ایسی تیری — ڈر خضر کو بھی رہے ہے گمراہی کا

غفلت کی تھی نیند خواب پریشاں دیکھا — دل کثرتِ جرم سے ہراساں دیکھا
امید ہے بخشش کی جو تھا خوفِ عذاب — بس نام ترا رحیم و رحمٰں دیکھا

تو نے بہت کچھ ہی ہمیں سمجھایا — کچھ بھی نہ سمجھ میں پر کسی کی آیا

جس نے تجھے پایا سمجھا ہوگا اُس نے
اپنے ہی خیالات سے دل بہلایا

سچ ہے کہ وہی صاحبِ عرفاں ہوا
نادانی جو اپنی جان انجان ہوا
جو آئینہ بحث کو دیتا ہے جلا
انساں سے شیطاں ہوا حیران ہوا

مانند رسول حق محبوب خدا
اصحاب کا مداح علیؑ مولا
جب صاف حدیث سے یہ مضمون کھلا
انکار منافقوں کا نکلا بیجا

گو تار نگہ سے ہر کوئی جال بنا
پر کس نے ترے باغ سے اک پھول چنا
جس رنگ کو دیکھوں وہ ترا پردہ ہے
یہ جوشِ بہار جلوہ دیکھا نہ سنا

ایمان ہمارا ہے بڑی رب کی عطا
دنیا کی یہ عزت یہ نجاتِ عقبیٰ
کیا کہیے جو حاصل ہو کمال اسلام
مانگو یہ دعا اور کرو شکرِ خدا

یا رب ہوں غلام شافعِ محشر کا
اصحاب کا اور آلِ اطہر کا
لت کے تو دوزخ سے بچا اور مجھ کو
فردوس ملے سُنّتِ پیغمبر کا

محبوب خدا کی کرے کیا کوئی ثنا ممدوح محمد سا پیدا نہوا
پایا جو رؤف اور رحیم اس نے خطاب ویسا ہی کرے گا کام جیسا ہی کہا

ہمنام خدا کون نبی کہیئے ہوا اور ختم رسالت کو بھلا کس نے کیا
قرآن سی کتاب دیکھئے بھلا اس کو ملی پڑھیئے گا درود اس پر ہر صبح و مسا

اے آہ ترا دھیان نہیں دلبر کو میری نہ جلا تو جان مضطر کو
آئینہ سینہ کی جلا ہے اس سے برباد نہ کر دل کی خاکستر کو

رو کے کیا کوئی دل مضطر کو یہ طاقت مقدور سکت کب ہے بشر کو
ہر دم معشوق سے ملنے کا خیال ہے ہے کیا اے عشق دھنے ہی سر کو

ہے کام جو مجھ سے عشق دلبر کو بیکاری سے فرصت نہ ملی دم بھر کو
دکھلاویگی کیا عقل بھلا اپنا ہنر کب دیکھنے کی تاب ہے چشم تر کو

آئینہ بنایا ہے کہ زنگار نے مجھے کر چہرہ کا یا خط کا گرفتار مجھے
تو اپنے لئے پیار کرے اے یار نہ مجھے تیرے لئے میں تو بھی ہوں درکار مجھے

ہمت یہ مری عالی، دنیا ہے دنی
اس سے نہیں کچھ حاصل جز دل شکنی
کیا غم ہے فکر ہے جب نام عبدالباسط
محتاج ترا بندہ ہوں اے ربِّ غنی

در اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن
طبع گردید

اخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

نصاب [illegible] مجلس انتظامی سے [illegible]

جامعہ [illegible] مجلس [illegible] ایک [illegible]

۱۔ [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] ال ال بی [illegible]

[illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہر کتاب کا لانا لازم ہے۔

[illegible]

۳۔ کتابوں [illegible] کا نشان [illegible]

[illegible] لگایا جائے۔

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible]

جاری [illegible] فقط